Urdu Tanqeed mein Kashiful Haqaique ka maqam aur Imdad Imam Asar ki

tanqeedi basirat

B.A URDU (HONS)

Lecture-2

امداد امام اثر کے نزدیک خارجی مضامین احاطۂ غزل سے باہر ہیں۔ لہٰذا صنف غزل کی تنقید میں انھوں نے داخلیت ہی کو سب کچھ سمجھا ہے۔ یہی وہ معیار ہے جس کی وجہ سے ان کے نزدیک غالب کی عظمت ہے۔ داخلی اور خارجی رنگ کے فرق اور اثر کو واضح کرنے کے لیے انھوں نے مومن اور آتش، غالب اور ناسخ، ذوق اور غالب کی غزلوں کا تقابل بھی کیا ہے۔ مومن کی غزل'' کرتا ہے قتل عام وہ اغیار کے لیے'' کے مقابل آتش کی غزل'' نافہمی اپنی پردہ ہے دیدار کے لیے'' اور ناسخ کی غزل''ششدر سارہ گیاہوں دریار دیکھ کر'' کے مقابل غالب کی غزل''کیوں جل گیانہ تاب رخ یار دیکھ کر'' اور ذوق کی غزل''کہاں تلک کہوں ساقی کہ لا شراب تو دے'' کے مقابل غالب کی غزل''وہ آکے خواب میں تسکین اضطراب تو دے'' رکھی ہے۔ امداد امام اثر، ناسخ، ذوق اور غالب تینوں کو الگ الگ طرز اور اسلوب کا شاعر گردانتے ہیں۔ یہ بات ایک حد تک ہی ٹھیک ہے کیوں کہ ناسخ اور غالب ایک ہی طرز، خیال بندی کے شاعر ہیں۔ ذوق اور مومن نے بھی ناسخ کی زمین میں غزلیں کہنے کی کوشش کی ہے۔ ناسخ کے بارے میں اثر لکھتے ہیں:

شاعری کے اعتبار سے لاریب شیخ بڑے طباع اور خلاق سخن تھے ان کی نازک خیالی اور بلند پروازی نادر انداز رکھتی ہے۔ کلام میں بلاغت فصاحت کے ساتھ شیر وشکر ہو رہی ہے۔ (ایضاً، ص: ۴۴۶)

غور کرنے کی بات ہے کہ فنی اعتبار سے ناسخ کے یہاں وہ کون سا نقص ہے جس کی وجہ سے ناسخ کو بھلا دیا جائے یا غزلیہ شاعری سے ٹاٹ باہر کیا جائے؟ تخلیقی طرز گذاری ہی کو سب کچھ سمجھ لیا جائے اور کلاسیکی تصور شعریات اور صناعی کو فضول سمجھ کر ثانوی حیثیت دی جائے تو وہ کون سے پیمانے ہوں گے جن کی رو سے میر پر فانی یا فانی پر میر کو فوقیت دی جائے گی۔ اگر میر کے تنوع کو نظر انداز کر دیا جائے تو اس صورت میں میر اور فانی کے تخلیقی سروکار ایک ہی ٹھہریں گے۔ حزن وملال کی کیفیت دونوں کے یہاں مشترک ٹھہرے گی۔ اگر یہ کہا جائے کہ میر کے یہاں یاسیت معدوم ہے اس لیے میر کو فوقیت حاصل ہے، کیوں کہ یاسیت واردات قلبیہ کا صالح عنصر نہیں ہے تو ایک سوال اور پیدا ہوتا ہے کہ میر اور فانی کے ایسے اشعار کا انتخاب کیا جائے جس میں رجائیت کا پہلو بھی

مشترک ہو۔ اس صورت میں میزان کس طرف جھکے گا؟ ظاہر ہے ایسی صورت میں موشگافی اور تاثرات کے سوا کچھ ہاتھ نہیں آنے والا۔ امداد امام اثرنے ناسخ کے اس وصف کا کھل کر اظہار کیا ہے جس کی وجہ سے غالب اور اقبال کے لیے راہ ہموار ہوئی اور بعد کے ادوار میں غزل کی بقا اور وسعت کا ضامن بھی ہوا۔ اثر لکھتے ہیں:

"پس شیخ سے بلند فکر۔ عالی دماغ شاعر نے جو ایسے میدان میں قدم رکھا۔ تو غزل سرائی کا دائرہ تنگ بہت وسیع ہو گیا۔ چنانچہ وہ خیالات شیخ کی بدولت بڑی کثرت کے ساتھ احاطۂ غزل سرائی میں داخل ہوگئے جو در حقیقت احاطہ سرائی سے باہر ہیں۔ یعنی شیخ نے ان خیالات کو زبردستی کے ساتھ احاطہ غزل سرائی میں داخل کر دیا۔ جو قصیدہ وقطعہ وغیرہ کے لیے مخصوص ہیں ۰۰۰ غزل سرائی کا مطلب فوت ہو کر ایک ایسی قسم کی شاعری ایجاد ہوگئی کہ جس پر نہ قصیدہ گوئی اور غزل سرائی دو میں کوئی تعریف صادق نہیں آتی۔"(کاشف الحقائق، ص: ۴۴۶)

.

Dr. H M Imran

Assistant Professor

Dptt. Of Urdu, S S College, Jehanabad

Imran305@gmail.com